رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۷ | مورخہ ۵ ر اکتوبر ۱۹۲۲ء یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ ر صفر ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو ٹانگ کے درد کی ابھی تکلیف باقی ہے۔ حضور روزانہ بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے انگریزی خوانوں کو مسائل دینیہ سے واقفیت پیدا کرانے کے لئے ایک کورس بنانے کا ارادہ فرمایا ہے۔ جس کے متعلق انشاء اللہ عنقریب اعلان کیا جائیگا۔

جناب والدہ صاحبہ علی برادران اور اہلیہ صاحبہ مسٹر محمد علی صاحب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان کے ہاں جو کہ علی برادران کے بڑے بھائی ہیں ۔ ۲ ر اکتوبر کو تشریف لائیں۔

ہمارے علماء فرد زور پور ڈویژن کے مولویوں سے چار کامیاب مباحثے کر کے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام

جناب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی مبلغ اسلام ۱۶ تا ۲۲ اگست ۱۹۲۲ء کے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

لیکچر ۱۳ اگست کو برادرم عزیز الدین صاحب اور میں نے ہائڈ پارک میں ساڑھے بارہ بجے سے تین بجے تک لیکچر دیئے۔ حاضری کافی تھی۔ اور ہر تقریر کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔

یہاں اس قسم کے عیسائی بھی ہیں۔ جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی سمجھتے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ عموماً اس خیال کے یا تو آزاد خیال عیسائی اور یونیٹرین لوگ ہیں۔

نومسلمین کی آمد اتوار کو دوپہر کے وقت مندرجہ ذیل انگریز نومسلم شرفاء اور خواتین مسجد میں تشریف لائے۔

(۱) مس امۃ اللہ کاکس (۲) مسٹر محمد ہل (۳) مسز محمد ہل (۴) مسٹر ولی اللہ ہل۔ (۵) مسٹر سٹون۔

ہم میں نہایت دلچسپ گفتگو اسلام کے روحانی پہلو اور مختلف ممالک کے احمدیہ مشنوں کے متعلق ہوتی رہی۔ خصوصاً امریکہ کے متعلق۔ ان سب کو "رسالہ مسلم سن رائز" دیا گیا۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ اس نفیس، مختصر۔ دلکش پرچہ کے خریدار بناؤں۔

معزز ملاقاتی اس ہفتہ کے اور معزز ملاقاتی حسب ذیل ہیں۔ (۱) دو فرینڈ لیٹ کے دو ممبر (۲) مسٹر آرنل وائس پریذیڈنٹ۔ اینگلو عثمانی سوسائٹی (۳) مسٹر سلیمان

(۴) مسٹر ہارلڈ (۵) مسٹر ڈان جو مسٹر ہارو کے ایک دوست ہیں
ممبران وفد رہیت اور مسٹر آرنلڈ نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا
اور مختلف مضامین پر فرنچ کے ذریعہ گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے
ان کو قصیدہ احمدیہ اور ٹیچنگز آف اسلام کا فرنچ ایڈیشن
مطالعہ کے لئے دیا۔ وہ لوگ حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام
پڑھ کر بہت ہی متاثر ہوئے۔

میاں عبدالرحیم خان صاحب خالد فرزند حضرت نواب
محمد علی خان صاحب اپنی فرصت کے اوقات میں ہمارے ٹائپس
ہی رہتے ہیں۔ اور آئندہ امتحان کے لئے تیاری کر رہے ہیں
اسی طرح میاں علی محمد صاحب (پسر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب)
بھی مطالعہ میں مصروف ہیں۔

ایجنسی تجارتی ایجنسی کے حسابات کی پڑتال اکونٹنس کی
ایک مستند جماعت سے کی ہے جس سے ہمیں
معلوم ہوا ہے کہ تجارتی کاروبار کی ابتدا سے ۳۱ جولائی ۲۲ء
تک تمام قسم کے اخراجات کو منہا کر کے خالص نفع
۱۱۶۷ پونڈ ہے۔

اخبار احمدیہ

تقرر امراء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل
جماعتوں کے امیر مقرر فرمائے ہیں
جملہ احباب احمدی علاقہ مندرجہ ذیل کو چاہیئے۔ کہ حسب قواعد
ان کی متابعت کریں۔
(۱) جماعت احمدیہ کپور تھلہ کے واسطے سید عبدالمجید صاحب
امیر مقرر ہوئے ہیں (۲) جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع پشاور
کے لئے شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلارک اور (۳) جماعت احمدیہ
شملہ کے لئے خان صاحب منشی برکت علی صاحب ہیڈ کلارک
کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ ظفر اللہ خان۔ ناظر خاص

احباب مطلع ہوں بعض احباب نے حیدر آباد دکن
کی زمینات دیہات وغیرہ مزروعہ علاوہ اضیاف
کے متعلق عاجز سے دریافت کیا ہے۔ جن کے جواب فرداً
فرداً بھی میں نے دے دیئے ہیں۔ اور اب بذریعہ اخبار بھی اطلاع
کرنا چاہتا ہوں۔ کہ محکمہ متعلقہ نے جملہ اراضیات کے
حالات اور اس کی پیداوار اور ریلوے سٹیشن سے
قرب و بُعد کی کیفیت وغیرہ کا ایک مکمل نقشہ مرتب کرنے
کا اہتمام شروع کر دیا ہے۔ اس کے بعد مطبوعہ فارم
شائع ہوں گے۔ اس نمونہ کے مطابق درخواست آنے پر
لحاظ مناسب ہو سکیگا۔ احباب کرام ابھی انتظار فرماویں
اخبارات میں جیسے اعلان شائع ہو تو عاجز سے خط و کتابت
فرماویں۔ والسلام
المشتہر سید بشارت احمد۔ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

نوٹ:۔ ناظر امور عامہ سے بھی فی الحال اس امر کے
میں استفسارات ملتوی فرماویں۔ جب تک کہ میر بشارت احمد
صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن یا میری
طرف سے کوئی اعلان الفضل میں شائع نہ ہو۔ خواہشمندوں
کے نام البتہ میں درج فہرست کر رہا ہوں۔ جو صاحب خواہشمند
ہوں۔ اپنا نام بھیجدیں۔ نیاز مند ذوالفقار علیخان ناظر عامہ

بیعت میاں محمد ابراہیم صاحب تاجر بوٹ انارکلی نے
سلسلہ میں داخل ہو کر جمعہ کے روز بیعت کا
خط لکھ دیا۔ محمد حسین قریشی لاہور۔

ولادت عاجز کے ہاں خداوند کریم نے اپنے فضل و
کرم سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ
نیک اور دین کا خادم اور عمر بنائے۔
خاکسار جلال الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بہلول پور چک نمبر ۱۲۷
(۲) سید سلیم شاہ صاحب کے ہاں ۱۳ر ستمبر ۱۹۲۲ء بروز
بدھ اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے۔ دعا کی جاوے کہ مولود
خادم دین بنے۔ خاکسار سید محمد اسمٰعیل کلرک بیت المال قادیان

درخواست دعا بندہ نہایت مصیبت زدہ ہے تمام
گاؤں اور عزیز و اقربا رغیر احمدی
ہیں۔ مدت سے متلاشی روزگار ہوں۔ سب احمدی دوست
بندہ کے حق میں صدق دل سے دعا فرماویں۔
عاجز محمد ابراہیم۔ سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول گھٹیالیاں (سیالکوٹ)
(۲) یہاں کی نئی جماعت بحالت کمزوری ہے۔ مخالف سلسلہ
زور آور ہیں۔ احباب احمدیت کی ترقی کے لئے مزید دعا
فرماویں۔ عاجز محمد صدیق احمدی ساکن شیخ عماد تو۔
(۳) خاکسار مختلف امراض میں مبتلا ہے۔ احباب صحت
کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل اگزیدیہ دار الصحت قادیان

(۴) ہم پر دشمنوں نے ایک ناحق مقدمہ بنایا ہوا ہے جس
کی تاریخ ۱۷ر اکتوبر مقرر ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ
فتح دیوے۔ خاکسار ایم۔ این۔ ظفر احمدی چک ۱۹ کمبوال
(۵) سید ظہور احمد شاہ فرزند جناب سید غلام حسین شاہ صاحب
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کیٹل فارم حصار بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل
سے دعا فرماویں کہ اللہ کریم کامل صحت عطا فرماوے۔ آمین
محمد شفیع وی اے۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ حصار
(۶) میرے بھائی صاحب عرصہ دو ماہ سے متواتر بیمار چلے آتے ہیں۔
احباب ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم
انہیں صحت عاجلہ و شفا کاملہ مرحمت فرمائے۔
عاجز سید غلام احمد احمدی۔ کھنگی عفا اللہ عنہ

نماز جنازہ میری لڑکی غلام فاطمہ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۲ء
کو فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔
خاکسار عبدالقدوس سکرٹری انجمن احمدیہ سملانوالہ ضلع امرتسر
(۲) موضع کھیر پڑاں میں چودھری نواب مخلص احمدی فوت ہو گیا
ہے۔ اس کا جنازہ غائبانہ پڑھ کر دعائے مغفرت کریں۔
الراقم جلال الدین مبلغ احمدی۔
(۳) مورخہ ۱۵/۹/۲۲ بوقت ۹ بجے تقریباً خان بہادر محمد علیخان
صاحب رئیس بہادر کوٹ پولیٹیکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی بڑی لڑکی
مدتوں بیمار رہ کر قرآن کریم کی آیات پڑھتے جان بحق ہوئی۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ وفات
کے موقعہ پر کوئی غیر شرعی رسم عمل میں نہیں آئی۔ ان کے دیگر رشتہ داران
بمعہ مولوی صاحبان جمع تھے۔ جنازے کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میں
احمدی ہوں۔ احمدی امام سے جنازہ پڑھاؤں گا۔ اگر ہمارے
ساتھ شامل ہوں۔ تو بہتر۔ ورنہ آپ کی مرضی۔
خاکسار صدر الدین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ
(۴) میرے والد صاحب میاں دیوان احمد ۷ و ۸۔ اگست کی درمیانی
رات کو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ اور
وصیت کی ہوئی تھی۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔
خاکسار رحمت اللہ رحیم بخش موگا۔
(۵) والدہ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پٹواری باگڑیاں ریاست
کپورتھلہ جو مخلص احمدی تھیں۔ ۵ ستمبر بروز جمعہ کو فوت ہو چکی ہیں
احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ ناظر امور عامہ قادیان
(۶) میرا فرزند ارجمند عبدالرحیم خان ۶ از ماہ ستمبر کو ۱۳ سال چند ماہ عمر کے بعد فوت ہو گیا۔ احباب جنازہ غائبانہ پڑھیں اور دعا کریں۔ راقم خاکسار محمد فضل مقام و ڈاکخانہ بگیال (راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۵ - اکتوبر ۱۹۲۲ء

مسلمانوں سے آریوں کا مطالبہ اور اس کا جواب

پہلے ۹ کروڑ شودروں کو ہندو مذہب سے جدا کرو

آخر وہی بات ہوئی جس کا خطرہ ظاہر کیا جاتا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں نے اپنے دین کے اصول کو فرضی اتحاد و اتفاق کی قربان گاہ پر چڑھا کر ہندوؤں کی رضامندی حاصل کرنی چاہی تھی۔ اب پیش آمدہ واقعات اور ہندوؤں کے آئے دن کے مطالبات ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یہ قوم دم نہیں لیگی جب تک مسلمانوں سے اسلام نہ چھوڑ دالے۔

اتفاق و اتحاد اچھی چیز ہے۔ مگر جب تک اس کی بنیاد کسی اصل پر نہ ہو۔ اس کا قیام ناممکن۔ اور اس کا وجود خطرناک ہوتا ہے۔ اور ہم ابتدا ہی سے متواتر کہتے رہے ہیں کہ یہ اتحاد و اتفاق جس کا اس قدر شور ہے۔ چونکہ صحیح بنیادوں پر قائم نہیں۔ اس لئے اس کا انجام بخیر نہیں ہو سکتا۔ نیز ہم نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ اتحاد و اتفاق کے قیام کے لئے جو یہ رویہ اختیار کیا گیا ہے کہ ایک دوسرے کے مذہبی خیالات کی تحقیق نہ کی جائے۔ اور ایک فریق دوسرے کی خاطر اپنے مذہبی ارکان کو توڑ دے۔ خطرناک ہے۔ اور وہ وقت آئے گا۔ جب ہندو صاحبان مسلمانوں سے مطالبہ کرینگے۔ کہ اپنا مذہب بھی چھوڑ دو۔ اگر آج یہ مطالبہ ہے کہ گائے کی قربانی نہ کرو۔ کیونکہ اس سے ہندوؤں کا دل دکھتا ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے تو کل یہ مطالبہ ہو گا کہ اذان مت دیجئے۔ کیونکہ اس آواز سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ کئی مقامات پر اب بھی مسلمانوں کو اذان دینے سے روکا جاتا ہے۔ اور اخبارات میں یہ خبر بھی آ چکی ہے۔ کہ مسلمان ہردوار میں مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ مگر ہندوؤں نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہدیا۔ کہ اگر مسلمان اپنی عبادت کے لئے مسجد بنائیں گے۔ تو اس سے ہندو مسلم اتحاد کو نقصان پہنچے گا۔ مگر اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس نام نہاد اتفاق کے متعلق جس قدر بد ترین اندیشے تھے۔ وہ ظاہر ہو جائیں کیونکہ ہندو صاحبان نے اتحاد و اتفاق کے نام پر یہ مطالبہ کیا ہے۔ اور اس کا کھلے بندوں اعلان کیا ہے کہ:۔

"اگر مسلمان واقعی ہندوؤں سے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں صلح کے معمولی اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے۔"

اور پھر وہ اصول یہ بتاتے ہیں کہ:۔

"جب دو طاقتیں آپس میں برسر جنگ ہوں۔ اور پھر جب ان کی صلح ہو جائے۔ تو طریقہ یہ ہے کہ ہر دو طاقتیں مخالف طاقت کے قیدی رہا کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہندو مسلم صلح کے لئے سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ مسلمان ان قیدیوں کو جو انھوں نے ہندوؤں سے لئے ہیں رہا کر دیں۔ میں اپنا مطلب ذرا صاف لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔ مسلمان بہت تھوڑی تعداد میں عرب ایران۔ ترکی وغیرہ سے ہندوستان میں آئے باقی کروڑوں کی تعداد میں انہوں نے ہندوؤں سے مسلمان بنائے۔ جنہیں میں قیدی کے نام سے پکارتا ہوں لہذا اب جبکہ صلح ہو چکی ہے۔ وہ تمام قیدی جو جنگ کے زمانہ میں قید کئے گئے تھے۔ ہندوؤں کو واپس ملنے چاہیئں۔ اور ان کی تعداد چھ کروڑ سے کم نہیں ہے۔ دوسرے اب جبکہ صلح کا جھنڈا لہرایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو جنگی کارروائی سے باز آ جانا چاہیئے۔ اور ہندوؤں میں سے قیدی بنانے بند کر دینے چاہیئں۔"

یہ اقتباس ہے اس مضمون کا جو آریہ گزٹ کے سابق ایڈیٹر اور حال آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے خاص کارکن کی طرف سے روزانہ اخبار "دیش" نے اپنے ۲۰ ستمبر ایڈیٹوریل کالم میں شایع کیا ہے۔

جیسا کہ ہمعصر روزانہ پیسہ اخبار نے اس مطالبہ کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔ ہندوؤں کو مسلمان بنانے کا کام احمدی جماعت ہی کر رہی ہے۔ اور واقعہ بھی یہی ہے اس لئے ہم ہی اس کے اصل مخاطب ہیں۔ اور ہم ہی اس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ ہندو صاحبان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اگر صلح کرنا چاہتے ہیں۔ اور ضرور چاہتے ہیں۔ تو اس سے ہماری غرض قطعاً یہ نہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ملکر سوراج لینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے آپ ہم سے جو بھی مطالبہ کرتے جائینگے۔ وہ ہم پورا کرتے جائینگے۔ بلکہ اگر ہم صلح کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ تو محض اس لئے کہ جنگ اور جدال۔ جھگڑے اور فساد کی حالت میں چونکہ جانبین کے دلوں میں غصہ اور ایک دوسرے سے نفرت ہونے کے باعث حق پژوہی میں کمی آ جاتی ہے۔ اور تعصب حق کو قبول کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ صلح ہو جائے آپس کا فساد اٹھ جائے۔ اور جانبین محبت اور امن سے ایک دوسرے کے مذہب کی خوبیاں دیکھ اور سن سکیں۔ اور جو حق ہو اس کو قبول کر سکیں۔

چنانچہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کے تنازعات کا باعث مذہبی اختلاف ہے۔ اور اس کے دور کرنے کے فساد اور جھگڑے کے مٹانے کے لئے ایک ہی صورت ہے جس کے لئے دونوں قوموں کو مخاطب کر کے یوں فرماتے ہیں کہ:۔

"اے مسلمانو جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں۔ اور تم بھی اس وجہ سے ان کو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہو گا۔ کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے۔ مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے۔ صرف اسی حالت میں پیدا ہو گی۔ جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے۔ اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لینگے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو

کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی صلح کرانیوالا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھوئیگا اور اگر وہ دن آ گئے ہیں کہ یہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں۔ تو خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھول دیگا۔ جس کے لئے ہمارا دل کھول دیا ہے۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۵)

اگر صلح کی غرض یہ نہیں۔ کہ فساد کی اصل جڑ کٹ جائے۔ اور مذہب کے بارے میں لوگوں کو آسانی پیدا ہو۔ بلکہ آریہ صاحبان کا منشاء یہ ہے۔ کہ مذہب کے بارے میں کسی قسم کی آزادی نہ رہے اور مسلمان اس صلح کے پردے میں ہندوستان میں ہندوؤں کے غلام ہو کر رہیں۔ اپنے مذہب کے احکام کی تعمیل اور اشاعت نہ کریں۔ اور اپنے بزرگ نبی کی شان میں ہتک آمیز کلمات سنتے رہیں۔ تو یاد رکھنا چاہئیے کہ مسلمان اس قسم کی صلح ہرگز منظور نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔

"ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ جس میں ایمان جاتا رہے۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۵)

بس خلاصہ یہ ہے کہ ہم اگر صلح کرنا چاہتے ہیں تو محض اغراض اسلام کے لئے اور اشاعت اسلام کے لئے۔ ورنہ نہیں چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ امن اور آشتی محبت اور الفت اشاعت اسلام کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم اس کے سب سے زیادہ آرزومند ہیں۔ لیکن اگر ترک اسلام کا نام صلح اور دوستی۔ اتحاد اور اتفاق رکھا جاتا ہے۔ تو ہم صفائی کے ساتھ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم تو قطعاً اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی چاہئیے۔ کہ اسی وقت اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ کیا سوراج کی خاطر وہ ہندوؤں کی اس شرط کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں جس کا یہ مطلب ہے کہ نہ صرف مسلمان اشاعت اسلام نہ کریں۔ بلکہ صدیوں کے مسلمان شدہ لوگوں کو بھی ہندو بننے پر مجبور کریں۔ ہمعصر "پیسہ" اور "وکیل" نے ہندوؤں کی ان شرائط پر بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان کا ماننا تو الگ رہا۔ مسلمان ان کے سننے کے لئے بھی تیار نہیں

لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں۔ اول تو مسلمان لیڈروں کو جو ہندو مسلم اتحاد کے مجوز ہیں۔ خود ان شرائط کا تصفیہ کر لینا چاہئیے۔ ورنہ مسلم پبلک کا فرض ہونا چاہئیے کہ انہیں ایسا کرنے کے لئے آمادہ کرے ٭

ہندوؤں کی مذکورہ بالا شرائط صلح کا ایک اور پہلو جو یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں جو ہندوستان میں ابتداء اشاعت سے لیکر اسوقت تک برضاء و رغبت داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ اور جن کی تعداد چھ کروڑ بتائی گئی ہے اس کے متعلق اول تو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ قبل اس کے ہندو صاحبان مسلمانوں سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ وہ چھ کروڑ نومسلم ان کو واپس کریں۔ خود ان کے ہاں بھی قریباً ساڑھے نو کروڑ قیدی ہیں۔ براہ مہربانی ان کو پہلے آزاد کر دیں۔ ہم اپنا مطلب ذرا زیادہ واضح لفظوں میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آریہ قوم جب ہندوستان میں بحیثیت فاتح کے وارد ہوئی۔ تو ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ اور ملک ہند اُجاڑ اور بیابان نہ تھا۔ بلکہ آباد اور مہذب ملک تھا۔ آریہ صاحبان نے اصل باشندوں پر فتح پائی تو معلوم ہوتا ہے اصل باشندے دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک وہ جو آریہ نسل کے فاتحوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر پہاڑوں کی غاروں میں جا چھپے۔ اور اپنے مذہب کے مقابلہ میں اپنی جائداد و املاک کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔

دوسرا حصہ وہ تھا کہ انہوں آریہ فتح مندوں کو وسیع اور معزز دشمن سمجھ کر یا محض اپنے املاک کی حفاظت کی خاطر ان کی اطاعت قبول کر لی۔ مگر آریہ فاتحوں نے بجائے ان مفتوحوں سے معززانہ سلوک کرنے کے جور و جبر اور ظلم کی راہ سے باوجود ویدوں کی اس تعلیم کے کہ غیر آریہ کے کان میں وید کی آواز تک نہیں پڑنی چاہیئے۔ اور اگر وہ سُن لے۔ تو سیسہ پگھلا کر اس کے کان میں ڈالنا چاہیئے۔ ان کو سختی اور درشتی۔ جبر اور ظلم سے اپنے مذہب میں شامل کر لیا۔ لیکن جب وہ ان میں داخل ہو گئے۔ تو ان سے وہ سلوک کیا۔ جو ایک [illegible] کو اپنے دوسرے ہم مذہب سے کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو شودر اور غلام بنا کر ان سے آج تک اپنی خدمتیں لے رہے ہیں۔ اور آج جب ہم ملک ہندوستان کی مردم شماری کی

رپورٹوں کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو درحقیقت آریہ نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے اصل باشندے ہیں اور آریہ فاتحوں نے ان کو جبراً اپنے مذہب میں داخل کر لیا تھا۔ اور آج تک ان سے غلاموں قیدیوں اور مجرموں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ان کی تعداد مختلف اقطاع ہند میں مندرجہ ذیل ہے۔ مثلاً جنوبی ہند میں قریباً چھ کروڑ۔ بنگال میں قریباً ۲ کروڑ وسط ہند میں قریباً ایک کروڑ۔ یہ مجموعی تعداد سوا نو کروڑ بنتی ہے۔ اور پنجاب اور پہاڑی علاقہ جات اور سندھ کے ڈریڈینیز اس کے علاوہ ہیں۔ پس ہندو صاحبان براہ مہربانی پہلے ان قیدیوں کو رہا کریں۔ جو یقیناً ان کی غلامی اور قید سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ اگر اس بات کا یقین نہ ہو تو برہمن اور نان برہمن کے جھگڑوں پر نظر کر لی جائے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے وہ باشندے جن کے اجداد نے یا خود انہوں نے اسلام قبول کیا ہے مسلمانوں میں ان سے کوئی غیر مساویانہ سلوک نہیں ہوتا۔ اور اسلام کی صداقت اور حقانیت ان پر کھل چکی ہے۔ وہ اسلام کو اپنا مذہب اور اسی پر جینا اور مرنا عین سعادت سمجھتے ہیں۔ اگر ہندو صاحبان ان سے ایسی ہی ہمدردی رکھتے ہیں۔ تو خود انہیں سے پوچھ لیں کہ آیا وہ اسلام کو چھوڑ کر ہندو ہونا چاہتے ہیں۔ یا ہندوؤں کی نجات بھی اسلام ہی میں خیال کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ سوائے شاذ و نادر کے جو ہندو ہندو مذہب کی قید سے نکل کر اسلام کے حصار عافیت میں۔ اور بقول آریہ مضمون نگار صاحب "مسلمانوں کی قید میں آتا ہے اسکی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اور ہندوؤں کو بھی اس مبارک قید میں لائے۔ چنانچہ ہمارے سلسلہ کے (اور یہی وہ سلسلہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے کام کو اپنا حقیقی اور اصلی فرض سمجھکر ادا کر رہا ہے۔) * کئی ایک پر جوش اور کامیاب مبلغ ایسے ہیں۔ جو ہندو مذہب کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ بالآخر ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح ہم نے کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ ہماری صلح سے کیا غرض ہے اسی طرح ہندو صاحبان بھی بتا دیں کہ وہ صلح سے کیا چاہتے ہیں۔ اگر وہ یہی چاہتے ہیں کہ مسلمان اسلام اور اشاعت اسلام چھوڑ دیں تو انہیں صاف طور پر اعلان کرنا چاہئیے۔ اور مسلمانوں کو غلطی میں نہیں رکھنا چاہئیے۔ اس صورت میں ہمارا جواب

مسلمانوں کی زار و زبوں حالت

ہمعصر اخبار "البشیر" اٹاوہ میں ایک مضمون بعنوان "حفاظت و اشاعت اسلام" شائع ہوا ہے جس کو ہمعصر "شیعہ کالج نیوز لکھنؤ" نے اپنے ۲۱ راگست کے پرچہ میں نقل کیا ہے۔ جو یہ ہے۔

"بیان کیا جاتا ہے کہ پونا کے قرب و جوار میں بعض ایسے مسلمان ہیں۔ جو اپنے جیبوں میں بت رکھتے ہیں اور نماز کے وقت انہیں سامنے رکھ لیتے ہیں۔

گورکھپور کی ترائی میں بعض مسلمان تناسخ کے قائل ہیں۔ اور مردے کو کسی نہ کسی جانور کے جسم سے نسبت دیتے ہیں۔

ایک مقام کے مسلمان اس درجہ جہالت میں مبتلا ہیں۔ کہ ان کے مولوی خطبہ نکاح نہ معلوم ہونے سے جنازہ کی دعا سے کام نکالا کرتے ہیں۔

کانگڑہ کی پہاڑیوں میں بعض مسلمان انتہا درجہ کے شرک میں مبتلا ہیں۔ مدراس میں ایسے مسلمان پائے جاتے ہیں۔ جو نیم ہندو اور نیم مسلمان ہیں۔

بعض مقامات کے مولوی مسلمانوں کو چھری دم کر کے دیدیتے ہیں جس سے وہ مولوی صاحب کے دوبارہ نزول اجلال فرمانے تک جانور ذبح کر لیا کرتے ہیں۔

بعض مسلمان ایسے ہیں جو ان باتوں کا احساس تو رکھتے ہیں۔ مگر خود خدا رسول کے احکام پر انسانی احکام کو ترجیح دیتے ہیں۔

بہت سے نام کے صوفی جھاڑ پھونک سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ اور بہت سے ٹکڑ گدا۔ خدا اور رسول و اولیاء اللہ کے ذکر کو وجہ معاش بنا لیتے ہیں۔

ایسے بھی ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر خدائی کا دعوے کر بیٹھتے ہیں۔ اور پیغمبر اسلام کے پیرو ہو کر خود پیغمبر بن بیٹھتے ہیں۔

غرضکہ مسلمانوں کی زار و زبوں حالت انتہا درجہ کی محتاج اصلاح ہے۔ ایک جماعت مسلمانوں میں ہمیشہ موجود رہنی چاہیئے تھی۔ جو ان کو راہ راست سے بھٹکنے نہ دیتی"۔

یہ جتنی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے سوائے ایک کے باقی سب کو ہم ایسی ہی سمجھتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی زار و زبوں حالت کا ثبوت ہیں۔ اس ایک کے متعلق تو آگے ذکر کریں گے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان حالات میں بھی مسلمان یہی کہتے رہینگے کہ ہمیں کسی مصلح ربانی کی ضرورت نہیں۔ اور مسلمانوں کی اصلاح خودبخود ہو جائیگی۔ حالانکہ اگر خودبخود اصلاح ہو سکتی تو پھر یہانتک نوبت ہی کیوں پہنچتی۔ دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی قوم مذہبی طور پر بگڑ گئی ہو۔ اور اس کی اصلاح خودبخود ہوئی ہو۔ بلکہ ہمیشہ مذہبی اصلاح وہ خدا تعالٰی کے انبیاء اور مرسلین کے ہی ذریعہ ہوتی رہی ہے۔ اور اب یا آئیندہ بھی جب کبھی کسی قوم کی مذہبی اصلاح ہوگی۔ وہ خدا تعالٰے کے مرسلوں کے ذریعہ ہی ہوگی۔

لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ جہاں ایک طرف اس بات کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اسلام نہیں رہا۔ اور ساری دنیا کے عیب ان میں پائے جاتے ہیں۔ وہاں "پیغمبر اسلام کے پیرو ہو کر پیغمبر بن" جانا بھی ان لوگوں کے نزدیک برائی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں رسول کریم کو نبیوں کی مہر کہا گیا ہے۔ اگر آپ کی پیروی اور آپ کی تعلیم و تربیت سے آپکے خدام میں سے کوئی درجہ نبوۃ پر فائز نہیں ہو سکتا تو اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ کی امت کے لوگ ہر قسم کی بدکاریوں اور برائیوں میں تو مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور ہو گئے ہیں۔ بڑے سے بڑے گندوں میں تو پڑ سکتے ہیں۔ اور پڑ گئے ہیں۔ اور تمام وہ عیوب جو کسی قوم میں پائے جاتے ہیں سب کے سب ان میں موجود ہیں۔ (جیسا کہ خود مسلمانوں کو اعتراف ہے) لیکن اس امت میں سے کوئی نیکی کے اس درجہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔ تقوے کے اس مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔ اور روحانیت کے اس مرتبہ کو نہیں پا سکتا۔ جو پہلی امتوں کے لوگوں کو ملتا رہا۔ اور ایک ایک امت میں سے کئی کئی کو ملا۔ مگر کیا یہ بات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر کرنے والی ہے۔ یا آپ کی شان کو بٹہ لگانے والی۔ پھر کیا اس سے امت محمدیہ خیر امت ثابت ہوتی ہے۔ یا سب سے بدتر۔ اس کا جواب ہم ان ہی لوگوں پر چھوڑتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور غلامی میں درجہ نبوت حاصل کرنے کو بھی ایک برائی اور عیب قرار دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی برائیاں گناتے ہوئے اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالٰی نے نبوت کو انعام قرار دیا ہے۔ اور امت محمدیہ کو ایک طرف یہ انعام دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور دوسری طرف اس کے حصول کا طریق بتایا ہے۔

اگر کوئی افترا کر کے اپنے آپ کو نبی قرار دیتا۔ اور خدا تعالٰی کی نصرت اور تائید سے محروم رہتا ہے۔ تو بے شک اس کو مفتری سمجھو۔ اور جو جی میں آئے کہو مگر خدا را یہ تو نہ کہو۔ کہ نبوت باتباع رسول اکرم کسی کو حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اور ایسی نبوت کا مدعی باوجود اپنی صداقت کے ہزارہا نشانات رکھنے کے اسلام سے دور ہے۔ کیونکہ یہ کہنا اسلام کو ایک مردہ اور خیر و برکت سے محروم مذہب قرار دینا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بٹہ لگانا ہے۔ اور یہ کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔ ایس جس شخص کے منہ سے اس قسم کی بات نکلتی ہے۔ اس کی حالت بھی ان لوگوں سے کم زار و زبوں نہیں۔ جنہیں وہ اصلاح کے محتاج قرار دیتا ہے۔

کیا ہی افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ مسلمان یہ تو کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وہ حضرت عیسٰے آئیں گے۔ جنہیں خدا تعالٰی نے حضرت موسٰے کی امت سے بنی اسرائیل کے لئے نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اور وہ آکر مسلمانوں کی اصلاح کرینگے۔ لیکن یہ بات انہیں گوارا نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے آپ کی اطاعت اور غلامی کے طفیل حضرت عیسٰے جیسا درجہ پاکر مسلمانوں کی اصلاح کیلئے کوئی مبعوث ہو حالانکہ معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کا آکر مسلمانوں کی اصلاح کرنا جہاں رسول کریم کی ہتک ہے۔ وہاں آپ کی امت میں سے کسی کو یہ منصب ملنا آپ کے علو مرتبت کا ثبوت ہے۔ کاش! مسلمان ان حقایق پر غور کریں۔

مدراس ہائی کورٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کا مقدمہ

احمدی مسلمان ہیں یا نہیں

(انگریزی اخبار حیدرآباد بلٹن مورخہ ۲۴ راگست ۲۲ء سے ترجمہ کیا گیا)

ہم اپنے اخبار کی ۱۷ راگست کی اشاعت میں مالابار والے مقدمہ "خاوند کی موجودگی میں عقد ثانی" کے متعلق مدراس ہائی کورٹ کی مختصر رپورٹ درج کر چکے ہیں۔ اس میں یہ مسئلہ درپیش تھا۔ کہ آیا کسی مسلمان کے احمدی ہو جانے سے اسے اسلام سے خارج سمجھنا چاہئے۔ اب ہمیں اس دلچسپ مقدمہ کے زیادہ تفصیلی کوائف پہنچے ہیں۔ جو ہدیہ ناظرین ہیں۔

مارچ ۲۰ء میں ایک شخص مسمی عبداللہ مالپلہ قوم کا احمدی ہو گیا۔ اس وجہ سے اسکی بیوی کے رشتہ دار بہت بگڑے۔ اور اسے احمدیت ترک کرنے پر زور دیا۔ اور آخر یہ بھی دھمکی دی کہ اگر وہ احمدیت سے تائب نہ ہو گا۔ تو اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائیگا۔ جو مرتد از اسلام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اس کی بیوی کا عقد ثانی کسی اور سے کرا دیا جائیگا۔ چنانچہ مئی ۲۰ء میں اس کی منکوحہ بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کر ہی دیا گیا۔ کیونکہ عبداللہ مذکور اپنے اختیار کردہ دین یعنی احمدیت پر پورے طور سے قائم رہا۔ اس بناء پر عبداللہ نے اپنی بیوی کے خلاف "خاوند کی موجودگی میں عقد ثانی" اور چار اور شخص کے خلاف اعانت جرم کے الزام میں استغاثہ دائر کر دیا۔ چار کس اعانت جرم والے حسب ذیل تھے۔

۱۔ قاضی صاحب جنہوں نے نکاح پڑھایا۔

۲۔ بیوی کا بھائی جس نے بہن کا پہلے خاوند کی موجودگی میں دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح پڑھوا دیا۔

۳۔ وہ شخص جس کے ساتھ عقد ثانی ہوا۔

۴۔ وہ شخص جس نے فیس نکاح خوانی قاضی صاحب کو اس تقریب پر ادا کی۔

یہ پانچوں ملزمین نارتھ مالابار کے سشن کورٹ کے سپرد ہوئے۔ جہاں ڈیفنس میں انہوں نے دو اختیاری صورتیں پیش کیں۔ اول تو یہ کہ عبداللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تھی۔ اور بعد میں نکاح ثانی ہوا۔ دوم یہ کہ عبداللہ احمدی ہو جانے کے باعث دین اسلام سے مرتد ہوا۔ اور اس لحاظ سے قانون شرع محمدی کے رو سے اس کی منکوحہ کا نکاح ٹوٹ گیا۔ لہذا بیوی کو دوبارہ کسی سے نکاح کرنے کا اختیار تھا۔

سشن جج نے طلاق دیدینے کے قصے کو تو باور نہ کیا۔ لیکن ملزمین کی دوسری حجت کو تسلیم کرتے ہوئے ان کو بری کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ ملزمین زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہیں۔ کیونکہ جو کارروائی انہوں نے کی ہے۔ اس صحیح عقیدے کے باعث کی ہے۔ کہ پہلا نکاح فسخ ہو چکا تھا۔

مستغیث نے ملزمین کے متعلق اس حکم بریت کے خلاف ہائی کورٹ میں نگرانی کی درخواست دی۔ جس کی سماعت کی تاریخ خاص بنچ کے سامنے جس میں فاضل ججان اولڈفیلڈ و کرشنن تھے۔ ۱۵ راگست قرار پائی۔ مقدمہ کی کارروائی سارا دن ہوتی رہی۔ اور اس مقدمہ میں لوگوں کی دلچسپی اس قدر بڑھی ہوئی تھی۔ کہ دن بھر عدالت کا کمرہ ہجوم سے بھرا رہا۔ ہائی کورٹ بار کے کئی ایک وکلا ممبر بھی عدالت کے کمرے میں حاضر تھے۔ جو اس بات سے خاص طور پر متعجب تھے۔ اور معلوم کرنا چاہتے تھے۔ کہ کیوں مستغیث کی خاطر مقدمہ کی پیروی کے واسطے لاہور ہائی کورٹ کے ایڈوکیٹ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر اتنی دور سے آئے ہیں۔ جن کو چیف جسٹس نے خاص اجازت مقدمہ کی پیروی کیلئے دی ہے۔ ملزمین کے پیروکار مسٹر سی۔ مادھو نائر۔ گورنمنٹ پلیڈر مدراس تھے۔ گیارہ بجے جب کارروائی شروع ہوئی تو مسٹر آدم پبلک پراسیکیوٹر نے فاضل ججان کو اطلاع دی کہ ان کو اس مقدمہ میں گورنمنٹ مدراس کی طرف سے غیر جانبداری کی ہدایت ہوئی ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے نہایت قابلیت سے اس مقدمہ میں بحث کرتے ہوئے پیش کیا کہ الزام زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند کا ڈیفنس کہ جو کارروائی کی گئی ہے۔ وہ ملزمین کے پکے اعتقاد کے ماتحت کی گئی ہے۔ جائز اور قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ چوہدری صاحب نے دفعہ زیر بحث پڑھ کر سنائی۔ اور اس میں اس بات کی تشریح کی کہ اس میں پکے اعتقاد یا کچے اعتقاد (یعنی نیک نیتی یا بدنیتی) کا اشارہ تک نہیں۔ بعدہٗ بعض اسناد بھی سنائیں۔ جن میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ عقد ثانی کے مقدمہ میں ڈیفنس کے طور پر کسی عقیدے سے لاعلمی یا اس پر قائم ہونا پیش نہیں کیا جا سکتا۔

اس بارے میں حوالے کے طور پر آئی۔ ایل۔ آر۔ ۱۹ بمبئی ۷۴۷ (۲) ۱۹ بمبئی لاہور رپورٹز ۵۶ (۳) آئی۔ ایل۔ آر۔ آئی۔ لاہور ۴۴۰ پیش کیے گئے۔ بیرسٹر صاحب نے مسٹر جسٹس ہوم وڈ کے دعوے کی جو آئی۔ ایل۔ آر۔ ۳۹ سی۔ جی۔ آئی ۴۰۹ میں مذکور ہے اور جس پر سشن جج صاحب نے اعتماد کیا ہے۔ وضاحت کی۔

مسئلہ ارتداد کے ضمن میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے یہ پیش کیا کہ عدالتہائے سرکار انگریزی کا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب کے قدیمی عقائد پر قائم رہنا یا ان سے علیحدگی اختیار کرنے کے سوالات میں پڑیں۔ اور خود رائے قائم کریں۔ یہ ایسے امور ہیں جن کے متعلق فیصلہ کا حق مسلمان فقہا کو ہی ہے۔ اس معاملہ میں جہاں تک برٹش کورٹ کا دخل ہے فاضل ججان کو یہ دیکھنا ہے کہ آیا کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ یعنی آیا توحید باری تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیا تسلیم کرتا ہے۔ اگر ان امور کے متعلق عدالت کو یقین ہو جائے تو پھر عدالت کو اسے مسلمان تسلیم کرنے میں کوئی چارہ نہ ہوگا اور پھر اس سے قانون شرع محمدی کے مطابق ہی سلوک کرنا پڑیگا۔ اس بیان کی تائید میں بیرسٹر صاحب نے ذیل کے اسناد پیش کیے۔

محمڈن لا مصنفہ امیر علی جلد ۲ صفحہ ۳۰ جلد ۳ صفحہ ۱۱۲

محمڈن جیورس پروڈینس مصنفہ عبدالرحیم صفحہ ۲۴۹ و ۲۵۳

آئی - ایل - آر XII ۵۰۱ آرٹیکل
انڈین اپیلز XXI 56
آئی - ایل - آر - ٹی - لاہور 317

مزید براں بیرسٹر صاحب نے اس امر پر بحث کی - کہ احمدیوں کے عقائد اور ایمانیات میں کوئی بھی ایسی بات نہیں - جو ان کو دین اسلام سے خارج کر دے - بصورت دیگر ان کے تمام اصول اور اعمال قرآن شریعت اور شریعت اسلام کے بالکل مطابق ہیں - اور انھوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی تشریح کی - اور بیان کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے تو بعینہٖ وہ عیسیٰ تھے - جو گذر چکے - اور نہ ان کے اوتار تھے - بلکہ وہ حضرت مسیح کی خو بو میں اسی طرح سے ہمرنگ ہو کر آئے - جیساکہ یوحنا نبی - ایلیا نبی کی خو بو میں ہمرنگ ہو کر آئے تھے - جن کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی ہو چکی تھی - بعدہٗ یہ بھی واضح کیا - کہ احمدی جماعت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے - مگر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں خاتم النبیین ماننے میں فرق صرف معانی کے اختلاف کی وجہ سے ہے - غیر احمدی سمجھتے ہیں - کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا - لیکن اس کے برعکس احمدی جماعت یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا - جو بلا کامل اطاعت و اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم درجہ نبوت حاصل کر سکے - بیرسٹر صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا - کہ وہ نبی تھے - مگر صاحب شریعت نبی نہ تھے - اور کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے - احمدیوں کا یہ بھی اعتقاد ہے - کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے واسطے کامل کتاب اور آخری کتاب شریعت ہے - اور قیامت تک یہی شریعت عمل کے لئے رہے گی - نہ ہی اس کتاب میں کوئی بڑھا سکیگا - اور نہ گھٹا سکیگا - اور اعتقاد کے بارے میں یہ بھی کہا کہ احمدیوں کا اعتقاد دربارہ سری کرشن جی اور رام چندر جی یہ ہے - کہ وہ مرسل من اللہ تھے - اور یہ قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف نہیں ؞

ازاں بعد جناب بیرسٹر صاحب نے ۵۳ پنجاب ریکارڈ ۱۹۰۹ء اور ۳۲ انڈین کیسز ۴۰۲ پڑھ کر سنائے - موخرالذکر پٹنہ ہائیکورٹ کا ایک فیصلہ ہے - جسمیں احمدیوں کو مسلمان تسلیم کیا گیا ہے اور اپنی تقریر کے تتمہ میں یہ بیان کیا - کہ یہ سوال جو فاضل جج صاحبان کے سامنے درپیش ہے - احمدی جماعت کے لئے بڑا اہم اور ضروری ہے - اور اگر فاضل جج صاحبان اتنا ہی تسلیم کریں کہ احمدی مسلمان ہیں - اور عدالت ماتحت کا فیصلہ باطل کر دیں تو ان کا مدعا پورا ہو جاویگا - مقدمہ کی جو صورت ہے - اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ مقدمہ کی سماعت از سر نو کرانے کے لئے درخواست نہیں کرینگے - کیونکہ ان کا مدعا یہ ثابت کرنے کا ہے کہ مستغیث بات انتقام کی خاطر اس مقدمہ کو نہیں چلا رہا - بلکہ محض اپنے حقوق کے ثبوت اور بحالی کے لئے ؞

ملزمین کی طرف سے مسٹر بادھونا تھ نے یہ بیان کیا - کہ ملزمین نے نیک نیتی سے یہ کام کیا - اور اس لئے ان کو مجرم نہیں قرار دینا چاہیئے - تعزیرات ہند دفعہ ۷۹ کا حوالہ پڑھ کر سنایا اور کہا کہ ملزمین کو غلط فہمی ہوئی - اس لئے کسی قصور کے مجرم نہیں ہو سکتے -

دوسرے مسئلے کے بارے میں مسٹر بادھونا تھ نے بیان کیا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کا فرق بڑا ضروری سوال ہے - اور قطع نظر اس کے کہ کون حق پر ہے - اور کون غلطی پر - احمدیوں کو خارج از اسلام سمجھنا چاہیئے - کیونکہ پرانے عقیدہ کے مسلمان ان کو ایسا ہی سمجھتے ہیں - بعدہٗ انھوں نے چند ایک گواہان ملزمین کی شہادت پڑھی - جنہوں نے اپنے حلفی بیان میں احمدیوں کو کافر بتایا تھا - اس کے ساتھ ہی عثمان آباد علاقہ نظام کے قاضی کا فتوےٰ جس پر مدراس کے گورنمنٹ قاضی کے دستخط بھی تھے - پڑھ کر سنایا - انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نبوت کے دعویٰ کے باعث وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوئے - اس کی تائید کے طور پر انھوں نے فتوےٰ عالمگیری کا حوالہ دیا - بعدہٗ یہ بھی پیش کیا - کہ احمدی غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں - اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں - اور نہ ان کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا نکاح کرتے ہیں - اور یہ بھی بیان کیا کہ اس استغاثہ کو فاضل جج صاحبان مسترد کر دیں - کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے اپیل نہیں ہوئی - فیصلہ پٹنہ جس میں یہ مذکور ہے کہ احمدی مسلمان ہیں تنقید کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ فیصلہ مستغیث کے مفید مطلب نہیں ہو سکتا - بعد میں انھوں نے یہ اقرار کیا - کہ کوئی ایسا فیصلہ عدالت موجود نہیں - جس میں احمدیوں کو کافر قرار دیا گیا ہو ؞

چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے جواب الجواب میں کہا کہ فتویٰ جو ملزمین کی طرف سے پیش کیا گیا ہے - انہیں صرف فریق مخالف کی رائے کا اظہار ہے - اور احمدیت کے اصول کو غلط طور سے پیش کر کے دیا گیا ہے - اس فتویٰ کی وقعت اس سے زیادہ ہرگز نہیں - کہ اس میں ملزمین کے ہم خیال شخص کی رائے کا اظہار ہو - چودہری صاحب نے اس فتویٰ سے بھی یہ بات دکھا دی - کہ غیر احمدی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ایک نبی کے آنے کو مانتے ہیں - بالآخر انھوں نے ایک رسالہ موسومہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے عدالت میں پیش کر کے بیان کیا - کہ اس میں احمدیوں کے اعتقادات دیئے ہوئے ہیں - اب فاضل جج صاحبان مطالعہ کر کے خود فیصلہ کر لیں - کہ آیا احمدی مسلمان ہیں یا نہ -

نظم

احمدی کی شان

منظور کیا ہوا تجھے رب کی سوار ہو
اب سستیوں کا وقت نہیں ہوشیار ہو

تو احمدی ہے لیل بھی تیری نہار ہو
سارے جہاں سے تیرا انوکھا خمار ہو

ہر بات تیری آمد مہدی کا تار ہو
ہر کام تیرا دین کا اک اشتہار ہو

دنیا کی اک بھی شے سے نہ تیرا پیار ہو
جو کچھ بھی ہو وہ راہ خدا میں نثار ہو

کیا یہ نہیں ہے تیرے لئے شرم کا مقام
دنیا جو تیرے ہوتے بھی تاریک و تار ہو

احمد رسول ہے تیرا سالار کارواں
ہر وقت بے نیام تیری ذوالفقار ہو

دنیا ہو آخرت ہو جہنم ہو یا بہشت
مقصود تیرا جلوۂ دیدار یار ہو

اے دل یہی تو ہے تیری قربانیوں کا وقت
اب اور کس گھڑی کا تجھے انتظار ہو

امریکہ کا خط

اخراجات مشن

مکرمی اخویم چودہری فتح محمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عاجز بخیریت ہے۔ اور تبلیغی کام بدستور جاری ہیں۔ اور جیساکہ آپ نے لکھا ہے۔ کام ہوتا رہے گا۔ جب تک کہ مولوی محمد دین صاحب پہنچ کر چارج نہ لیں۔ خرچ جو آپ نے ارسال فرمایا ہے۔ پہنچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ جو رقم یہاں کے واسطے آپ مقرر کریں۔ اس کے بالالتزام بھیجنے کی سعی فرماتے رہیں۔ کیونکہ اس طرح جو کام شروع ہو۔ وہ جاری رہتا ہے۔ رقم تھوڑی ہو یا بہت ہو۔ ایک دفعہ مقرر ہو کر وہ سلسلہ جاری رہنا چاہیئے ایک مشنری کے ذاتی اخراجات کے واسطے تو سو ڈالر ماہوار بھی کافی ہیں۔ دراصل روپیہ تبلیغی ضروریات کے واسطے مطلوب ہوتا ہے۔ جس قدر روپیہ زیادہ ہو کام بڑھایا جاسکتا ہے۔ البتہ بڑھا کر گھٹانے میں نقصان ہوتا ہے کیونکہ پچھلا کیا کرایا تمہیں پہ پہنچنے سے قبل بند کرنا پڑتا ہے اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ جب آپ دو سو ڈالر بھیجتے تھے تو میں نے مکان آیر مال میں لیا۔ جہاں معززین اور شرفا کا گذر تھا۔ اور ان لوگوں کو تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔ جب آپ نے خرچ ایک سو ڈالر ماہوار کر دیا۔ تو مکان مزنگ کے ایک کوچے میں لیا گیا۔ جہاں تبلیغی موقعہ ویسا نہیں۔ یورپ امریکہ میں ایک بڑا امر عزت اعزاز کی تحریک کا ہے یا علام طبقہ کے لوگ ان محلوں میں جانا پسند نہیں کرتے۔ جہاں درمیانہ طبقہ کے لوگ رہتے ہیں۔ اور درمیانہ طبقہ کے لوگ ان محلوں میں جانا نہیں چاہتے۔ جہاں ادنیٰ طبقہ کے لوگ رہتے ہوں۔ بلکہ گرجے بھی ہر قسم کی جماعت کے الگ ہیں۔

نومسلمین

ہفتہ گذشتہ میں دو لیکچر ہوئے۔ اور دو صاحب مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان میں سے ایک نیگرو عیسائیوں کے پادری ہیں۔ ان کا نام ریورنڈ جیکسن ہے۔ اسلامی نام عماد الدین رکھا گیا۔ تاکہ مشہور مرتد امر تسری کا نعم البدل ہو جائے ۔

اخبارات میں سلسلہ احمدیہ کا

ایک مشہور اخبار ہفتہ وار کا ایڈیٹر پچھلے ایتوار ہمارے جلسہ میں آیا۔ اس نے ایک لمبی رپورٹ اپنے اخبار میں مسجد اور مشن کے متعلق چھاپی ہے۔ جو انشاء اللہ درج رسالہ مسلم سن رائز نمبر ۴ کیجائیگی اس کے علاوہ اور بعض اخبار وں میں بھی ہمارے کام اور لوگوں کے مسلمان ہونے کا ذکر چھپا ہے ۔

بہرہ پن

ایک بوڑھا شخص جو بالکل بہرہ تھا۔ اور کچھ سن نہ سکتا تھا بارش سے بھاگ کر ایک درخت کے نیچے پناہ گزین ہوا۔ قریب کے درخت پر بجلی گری جس کے صدمہ سے وہ بھی گر کر بے ہوش ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آئی۔ تو اٹھ کر گھر آیا۔ اور اس وقت سے طاقت شنوائی بحال ہو گئی ہے۔ اور خوب سن سکتا ہے۔

دنیا کی سب سے اونچی عمارت

یہ عمارت نیو یارک میں ہے جو ۵۵ منزل ہے۔ اس میں مختلف قسم کے دفاتر ہیں۔ میں نے اس پر چڑھ کر دعائیں کی تھیں۔ اب نیو یارک کا ایک سوداگر جس کی نہ بیوی ہے نہ اولاد۔ ایک عمارت ستر منزل اونچی بنانے لگا ہے جس پر اسی لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ کہتا ہے۔ لوگوں کی اولاد ان کی یادگار بعد میں ہوتی ہے۔ میری یادگار یہ مکان ہو گا ۔

دعاؤں کا موقع

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے عاجز کو لکھا ہے کہ مولوی محمد دین صاحب میری جگہ مقرر ہو کر آتے ہیں۔ اور ان کے پہنچنے کے ایک دو ماہ بعد عاجز کی واپسی ہوگی۔ سفر اور بالخصوص سمندری سفر میں دعاؤں کا موقعہ بہت ہوتا ہے۔ گو ہر روز سب دوستوں کے واسطے میں دعا کرتا ہی ہوں۔ لیکن اگر کسی دوست کو کسی خاص ضرورت کے واسطے کوئی دعا کرانی مطلوب ہو اور مطلع فرماویں۔ تو خاص دعا کرنے کا ثواب لینے کا مجھے موقعہ مل سکیگا۔

ہندوستان سے امریکہ کے خط کا ٹکٹ تین آنہ ہے۔

ایک پادری کا خط

آسٹریلیا سے ایک پادری کا خط آیا ہے جو اسلام کی طرف مائل ہے۔ اس کو جواب لکھا گیا۔ اور اس کا خط برادرم حسن موسیٰ خان صاحب کو بھیج دیا گیا۔ تاکہ وہ قریب سے اسکو راہنمائی کریں۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ Dr. M. M. Sadiq
4448 Wabash Ave.
Chicago, Ill. (U. S. America)

احمدی مستورات اور خدمت دین

دہلی کی احمدی خواتین کا اخلاص

دہلی کی احمدی مستورات نے ایک جلسہ کیا جس میں محترمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے ایک دلچسپ تقریر کی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود کو ثابت کرنے کے بعد احمدی خواتین کو خدمت دین کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا حضرت مسیح موعود کے غلام ہمارے پیارے بھائی بیرسٹری۔ ڈاکٹری انجنیری۔ پاس کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اسلام پھیلانے کے لئے امریکہ میں افریقہ میں۔ لنڈن میں۔ ماریشس میں۔ غرضکہ دنیا کے ہر کنارے پہنچ گئے ہیں۔ ان کے بیوی بچے یہاں پڑے ہیں۔ اور وہ جنگلوں میں دشوار گذار راستے طے کرتے ہوئے لوگوں کو پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بال بچوں سے جدا ہوئے چار سال ہو چکے۔ حضرت نیر کو تین سال ہونے کو آئے۔ کلیجہ کٹتا ہے۔ جب ان کا خیال آتا ہے۔ اگر تمہارے دلوں میں ان کی محبت ہے اور ایمان رکھتی ہو کہ یہ خدا کا کام ہے۔ اور خدا اس سے راضی ہوتا ہے جو اس کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کرے۔ تو روپیہ پیسہ جس سے ہو سکے۔ خدا کی راہ میں دو۔ دیکھو صحابہ کرام کی عورتیں اپنے لخت جگروں کو محض خدا کی رضا کے لئے جہاد پر روانہ کرتی تھیں۔ کیسی پاک بیبیاں تھیں۔ گودوں میں پلے ہوئے لال جب جنگ میں کام آتے۔ تو خوش ہوتیں۔ اور کہتیں شکر ہے۔ خدا نے ہماری گودوں کی کمائی قبول کی۔

بہنو! ہمارے لال ہماری گودوں میں ہیں۔ اس قسم کی قربانی ابھی ہم سے نہیں مانگی جاتی۔ صرف روپیہ دیکر خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتی ہو۔ اور وہ درجہ پا سکتی ہو۔ جس کے لئے خدا کے بندوں نے اولاد سے بھی دریغ نہ کیا۔ خدا کا شکر کرو۔ دو۔ اور شکر کرکے دو۔ عیسائی ممالک میں تبلیغ کا خرچ کیا احمدی خواتین نہیں اٹھا سکتیں۔ اٹھا سکتی ہیں۔ پس خدا سے توفیق مانگو۔ اور دو۔ میں پھر کہتی ہوں کہ ایمان ہے تو دو۔ اور ضرور دو ۔

دنیا میں کافر کہتی ہے۔ مولوی ہمارے نکاحوں کے فسخ ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مخالفت کا ہر طرف زور ہے۔ ایسی حالت میں خدا کو بہت بہت یاد کرو۔ خدا تمہارے دشمنوں سے ناراض ہو چکا۔ اور اشاعت اسلام کی خدمت ان سے لینا نہیں چاہتا۔ اس خدمت کا شرف تم کو مل چکا۔ پس اسپنے آپکو خدمت گذار ثابت کرو۔ اور دشمنوں کو دکھلا دو۔ کہ کیا کافر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جن کی عورتیں بھی اس بیکسی کے عالم میں خدا کی توحید کو تثلیث پرستی کی جگہہ قائم کرنے کیلئے اس قدر جوش رکھتی ہیں۔

میں ناچیز بالیوں کو امریکہ مشن کے فنڈ کے لئے پیش کرتی ہوں۔ اور ایک روپیہ ماہوار چندہ کا وعدہ کرتی ہوں۔ خدا اسے قبول کرے۔ اور میری نصرت فرمائے۔

اس کے بعد حسب ذیل چندہ ہوا۔ جس کی مجموعی تعداد قریباً نوّے روپیہ ہے۔

اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد حسن صاحب آسمان۔ آٹھ عدد بالیاں طلائی	
اہلیہ جناب بابو اعجاز حسین صاحب	۱۰؍
ہمشیرہ صاحبہ جناب انوار حسین صاحب	۱۰؍
اہلیہ جناب مہدی حسین صاحب	عہ
والدہ جناب مہدی حسین صاحب	عہ
اہلیہ بابو محمد وزیر خاں صاحب	[illegible]
اہلیہ مستری محمد صدیق صاحب	۱۰؍
اہلیہ ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب	[illegible]
بنت حافظ ہادی حسین صاحب	۲؍
اہلیہ چودہری انور خاں صاحب	[illegible]

عورتوں کو مسیح موعود کی نصیحت

"دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ اپنے خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو۔ جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو۔ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔"

مارشیس میں تبلیغ احمدیت

دو نئے احمدی

حال میں دو نئے احمدی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ سلیمان ہلاس موتائیں بلا نفش اور سلیمان المعروف عثمان ساکن تریوے۔ انکے نام ہیں۔

ایک ہندو رئیس کی طرف سے دعوت

ایک مدراسی ہندو رئیس روزہل نے پندرہ سولہ احمدی احباب کو دعوت پر مدعو کیا۔ پرتکلف کھانا تھا۔ مسلمان باورچی کے ذریعہ سے بریانی تیار کرائی گئی۔ مجلس پر عطریات چھڑکے گئے۔ غرضکہ ہر طرح سے اعلیٰ درجہ کا انتظام کیا گیا۔ کھانا کھانے کے بعد خاکسار نے میزبان کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل وکرم ہے۔ کہ ہم احمدی لوگوں کو نام نہاد مسلمانوں نے پھینکدیا۔ مگر دوسرے مذہب کے شریف انسان ہم سے دوستانہ تعلقات قائم کر رہے ہیں۔ ہم مسٹر نادر کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ جیسا کہ وہ دنیاوی امور میں کشادہ دلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور دنیاوی تقریبات میں ہمیں اپنا شریک کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ دینی امور میں بھی کشادہ دلی سے کام لیں گے۔ اور ہماری تعلیم اور دلائل پر غور کریں گے۔ اور اسے سچا پاکر قبول کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ہمدرد بنیں۔ ہم حضرات رام چندر اور کرشن کو خدا کے اوتار اور سچے پیغمبر خیال کرتے ہیں۔ جو کہ مخلوق الٰہی کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ مگر ہم میں اور غیر احمدی بھائیوں میں یہ فرق ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ سب پیغمبر اور اوتار اپنے خاکی قالب سے الگ ہو کر انتقال فرما گئے ہیں سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے جو کہ خاکی جسم کے ساتھ دوسرے آسمان پر جا بیٹھے ہیں۔ روحانی طور پر سارے نبی اور رسول زندہ ہیں۔ مگر ہم ان کو بھی دیگر انبیاء کی طرح وفات یافتہ مانتے ہیں۔

میری اس مختصر سی تقریر کے بعد میزبان نے کہا کہ میں معافی مانگتا ہوں۔ جیسا کہ چاہئیے تھا۔ میں اچھے طور سے آؤ بھگت نہیں کر سکا۔ اور مجھے بہت ہی خوشی ہے۔ مبلغ اسلام جن کا نام نامی سارے مارشیس میں بہت جلد ہی مشہور ہے۔ میرے غریب خانہ پر تشریف فرما ہیں۔ اور سب آنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر اجازت مانگ کر ایک پھولوں کا ہار خاکسار کے گلے میں ڈالدیا اور دوسرا مازود صاحب کے گلے میں۔ اور کہا کہ اسی طرح گھر تشریف لیجائیے۔

خط وکتابت

حضرت مفتی صاحب امریکہ سے خط بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ان کے جواب وقتاً فوقتاً دئے جاتے ہیں۔ حضرت نیر صاحب نے لیگوس مغربی افریقہ سے خط لکھا۔ کہ فرنچ ڈہومی میں جماعت احمدی قائم ہو گئی ہے۔ اس کے لئے احمدی لٹریچر بھیجو۔ سوان کو ایک بڑا پیکٹ مشتمل بر پیشگوئی زار روس شرائط بیعت۔ بسم الحمد۔ احمدی جماعت اور سرکار برطانیہ اور اسلامک ریویو۔ فرانسیسی زبان میں بھیجا گیا۔ اس کے بعد لیگوس سے فضل الرحمن صاحب کا خط آیا کہ جو احمدی فرنچ لٹریچر ہو وہ بھیجدو۔ سو ۲۵ ر جولائی کو معیار صداقت کا فرنچ ترجمہ بھیجا گیا ہے۔ جو کہ سیدھا ڈہومی میں جاویگا۔

تعلیم قرآن

۵ راگست بروز سنیچر بقر عید ہوئی۔ اسی ہفتہ کی شام کو میں لنکس گیا۔ اسی طرح ہر ہفتہ کی شام کو وہاں جاتا ہوں۔ وہاں کے مرد مجھ سے قرآن سبقاً سبقاً پڑھ رہے ہیں۔ تین فریق بنائے گئے ہیں۔ فریق اول دوسرے رکوع البقرہ میں ہے۔ فریق دوم ۲ رکوع ختم کر چکا ہے۔ فریق سوم نے سورہ والصافات ختم کی۔

ایک ہندو مسلمان ہوا

ایک ہفتہ گجراتی دان ہندو میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے اس کا نام احمد رکھا گیا۔ برادرم سیٹھ عبد اللہ دین بھائی صاحب کی کتاب گجراتی کا مطالعہ کر رہا ہے۔ نماز اسی کتاب سے یاد کر رہا ہے۔ اور یسرنا القرآن تیس صفحہ تک پڑھ چکا ہے۔ بڑا ذہین ہے۔ مگر گجراتی کے سوا اور زبان پڑھا ہوا نہیں ہے۔ خاکسار غلام محمد بی اے

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جدید و بیش بہا دینی کتابیں جن دوستوں نے ابھی تک نہیں منگوائیں۔ انہیں چاہئے کہ ضرور منگوالیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کی دید کے لئے احباب سالہا سال سے بیقرار و بیتاب نظر آتے تھے۔

یعنی

منن الرحمٰن جس میں عربی کو ام الالسنہ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱۲؍

فریاد درد — تبلیغ کرنے والوں کے لئے ہدایات اور عیسائیت کا رد — ۸؍

تجلیات الٰہیہ — پیغامی فتنہ کے دفع کرنے کے لئے یہ کاری حربہ ہے — ۱؍

ترغیب المومنین ضمیمہ فریاد درد — ۳؍

المشتہر

مینیجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان

جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! جلدی کیجئے

تحفہ شہزادہ ویلز اردو

باردوم

چھپکر آگیا ہے۔ خواہشمند احباب جلد منگوالیں۔ ورنہ طبع ثالث کے انتظار کی زحمت اٹھانا پڑیگی۔ قیمت ایک روپیہ کی بجائے چودہ آنہ کردی گئی ہے۔ اور مجلد کی بجائے ۱۲؍ کے ۱۰؍۔

مینیجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان

خوشخبری

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جائے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی پیتل کی خوبصورت پرزے مختصر و مضبوط مع پرزہ کہ جہاں مرضی ہو چسپاں کر کے کام لیں۔ تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۲۱۰ ہیں۔ سات آٹھ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکل سکتی ہیں۔ وزن دو سیر قیمت صرف گیارہ روپے چودہ آنہ ۱۱؍۱۴ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر ۲ روپیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔

نوٹ:۔ موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۹۰ قیمت ۳؍ ہے

فضل کریم عبدالکریم۔ قادیان پنجاب

پیٹ کی جھاڑو ۴؍۲ ۸؍۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے آپنے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یہ صد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت بہت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک ۱؍

مینیجر عزیز ہوٹل قادیان

متبرک تحفہ ۲؍۱۲

سونے چاندی کی انگوٹھیوں پر لگانے کے لئے سرخ یا سبز یا نیلے رنگ کے چھوٹے سے ہشت پہلو بیلدار نگینہ پر الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ یا کلمہ طیبہ سنہری یا سفید پائدار و پختہ حروف میں ایسا خوشنما باریک اور صاف کندہ ہے۔ کہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ فی نگینہ ۸ مع نام خریدار ایک روپیہ سورہ قل ھو اللّٰہ کا نگینہ ایک روپیہ معہ نام علاوہ محصول۔ مثلو نگینوں تک اگر اشتہار کے خلاف ہوں تو واپس کردیں۔

مینیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت

محافظ جنین ۴؍

یعنی

حبوب مانع اسقاط حمل

یہ حبوب حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب ادویات میں سے ایک دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور جن کے گھر اولاد ہو کر بچپن میں ہی ضائع ہو جاتی ہو۔ یا حمل گرجاتے ہوں۔ یا مردہ بچہ پیدا ہوتا ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ حبوب بانجھ پن جو کہ دردی رحم سے ہو دور کرنے کی لاثانی دوا ہے۔ اور یہی حبوب ان مایوس انسانوں کے لئے تریاق ہے۔ جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اس کے استعمال سے اولاد مضبوط تندرست پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ تمام امراض جن سے بچے چھوٹی عمر میں داغ مفارقت دے جاتے ہوں۔ ان کے استعمال سے نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ اس کی سچائی کے لئے ہمارے پاس بیشمار شہادتیں موجود ہیں۔ اور یہ میرے دوائی خانہ کی ایک مشہور و معروف دوائی ہے۔

قیمت فی تولہ ۴؍

نوٹ:۔ پوری خوراک ۶ تولہ ہے۔ جو کہ ایام حمل و رضاعت کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ یکدم ۶ تولہ منگوانے والے احباب سے محصولڈاک نہیں لیا جائیگا۔

نظام جان دوائی خانہ خیر خواہ مریضان قادیان۔ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ترکوں کے قسطنطنیہ و تھریس پر قبضہ کی تصدیق

ہم عصر بیسہ اخبار رقمطراز ہے۔ ایک معتبر نامہ نگار جن کو سرکاری حلقوں میں دسترس حاصل ہے۔ شملہ سے رقمطراز ہیں۔ میں آپ کو ایک زبردست خوشخبری سنانی چاہتا ہوں کہ ترک احرار نے درہ دانیال تھریس اور قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بلکہ سنا جاتا ہے۔ کہ جمعہ کی نماز انھوں نے قسطنطنیہ میں ہی ادا کی۔ یہ خبر ایک دو دن میں گزٹ میں بھی شائع ہو جائے گی۔

میلہ گورکشیتر میں نوجوان لڑکیاں گم

فیض آباد ۲۸ر ستمبر۔ گورکشیتر کے میلہ پر پولیس کے رویہ کی شکایت رہی۔ ۰۰۰ نوجوان لڑکیاں گم ہو گئیں۔ جن کی تلاش میں پولیس نے سیوا سمیتوں سے مدد لی۔ صرف تین آدمی ڈوب کر مر گئے۔

گھوڑ دوڑ پر جوا بازی بند کرنے کی کوشش

پونا ۲۸ر ستمبر مسٹر مہری تال دیا ئی ڈپٹی پریزیڈنٹ بمبئی کونسل حال کے اجلاس میں بمبئی گھوڑ دوڑ لائسنس ایکٹ کی ترمیم کیلئے ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔ اپنے بل سے انہیں امید ہے۔ کہ گھوڑ دوڑ کے موقعوں پر جوا بازی بند کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

برآمد گندم سے پابندیاں ہٹائی گئیں

شملہ ۲۸ر ستمبر۔ ستمبر کو لیجسلیٹو اسمبلی نے جو ریزیڈیوشن پاس کیا تھا۔ اس کی تعمیل میں گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ گندم اجناس غلہ دالوں اور میدہ کی برآمد پر تمام پابندیاں اٹھائی گئیں۔

واقعات گورو کا باغ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی

امرتسر ۲۸ر ستمبر۔ واقعات گورو کا باغ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی جس نے ۲ر اکتوبر سے امرتسر میں تحقیقات شروع کر دی ہے مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

مسٹر سری کورس آنگر صدر مسٹر ایم دا لجعیا نکر بیرسٹر ایٹ لا ناگ پور مسٹر جے این سین گپتا بیرسٹر کلکتہ مسٹر ایس ای سٹوکس کوٹ گڑھ اور مولوی محمد تقی دہلی۔

مردہ گائے کا جلوس

ضلع بدایوں کے ایک قصائی نے اپنی پرورده گائے کے مرنے پر اس کا جلوس نکالا۔ ساتھ ڈھائی سو مسلمان بتائے جاتے ہیں۔ اور ہندو صاحبان نے کثرت سے ساتھ شرکت کی۔ گئو ماتا کی جے بولتے ہوئے گنگا میں نعش انسانی مردہ کے چھوڑ آئے۔ (مسلمانوں پر افسوس ہے)

کلکتہ جیل میں پھر بغاوت

کلکتہ یکم اکتوبر۔ پریزیڈنسی جیل میں آج پھر بلوہ ہو گیا قیدیوں پر گولی چلائی گئی۔ جس سے دو قیدی زخمی ہوئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قیدیوں نے میڈیکل افسر پر حملہ کرنے کے لیے سازش کی تھی۔ جب انھوں نے ڈاکٹر کو نہ پایا۔ تو انھوں نے اپنے لیڈر کو شفاخانہ سے نکالا اور جیل کے احاطہ میں لے آئے۔ بعض قیدیوں نے بھاگنے کی کوشش بھی کی فوراً پولیس اور فائر بریگیڈ بلایا گیا۔ ڈپٹی کمشنر پر بھی حملہ کیا گیا ہے۔ ہلکا سا زخم پہنچا۔ آخر کار ہجوم کو قابو میں کر لیا گیا۔

مصطفےٰ کمال پاشا کا داخلہ قسطنطنیہ میں

مجلس خلافت پنجاب لاہور کو مجلس خلافت شملہ کی طرف سے حسب ذیل پیغام بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوا ہے۔ کہ ۳۰ر ستمبر کو پونے گیارہ بجے شملہ میں تار آیا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا تمام وزرا کی معیت میں قسطنطنیہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے قسطنطنیہ میں پہنچ کر ولیعہد سلطنت کو سلطان ترکی مقرر کیا ہے۔

مزید اکالیوں کی گرفتاری

امرتسر ۲۹ر ستمبر کل شام ۸ اکالی لکڑیاں کاٹنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے۔

والیان ریاست کی حفاظت کا بل

شملہ ۲۶ر ستمبر۔ کونسل آف اسٹیٹ کے جلسہ میں ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند موجود تھے۔ کونسل نے پانچ گھنٹہ کی بحث کے بعد اخباروں کے بغاوت انگیز حملوں سے والیان ملک کو بچانے والا قانون پاس کر دیا۔ جلسہ میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد بہت کم تھی۔ ممتاز ممبران گذشتہ ہفتہ میں شملہ سے چلے گئے تھے۔

افغانی تجار دہلی میں

دہلی ۲۹ر ستمبر۔ گذشتہ تین روز سے دہلی میں باشندگان افغانستان بہ تعداد کثیر آئے ہیں۔ اور کشمیری دروازہ اور چاندنی چوک اور دیگر تجارتی مرکزان سے بھرے رہتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے تجار اور مزدور ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے بتایا کہ وہ سب کلکتہ جا رہے ہیں۔ اور ابھی اور بہت سے کابلی بھی آنے والے ہیں۔

ترکی حالت پر غور کرنے کیلئے جلسہ

بمبئی ۳۰ر ستمبر۔ صدر مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ ترکی حالت پر غور کرنے کے لئے ۷ر اکتوبر کو دہلی میں مرکزی خلافت کمیٹی کا ایک ضروری جلسہ منعقد کیا جائے۔

نئے "خلیفۃ المسلمین" کا پتہ لگانے کیلئے تار

مرکزی خلافت کمیٹی نے حسب ذیل تار شیخ الاسلام ترکی اور ہز ایکسلنسی وزیر خارجہ قسطنطنیہ کے نام بھیجا ہے۔ "رائٹر کا تار مظہر ہے۔ کہ سلطان المعظم ولیعہد کے حق میں تخت خلافت سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ اگر ایسی ہی صورت ہے تو مہربانی کر کے تار دیں۔ تاکہ نئے سلطان کے نام کا خطبہ جمعہ کی نماز میں پڑھا جا سکے۔"

اکالی لیڈروں کے مقدمات

۲۷ر ستمبر کو سردار تارا سنگھ اور سردار ... سنگھ ملزمان کو چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ ان کے خلاف کوئی شہادت نہ تھی۔ باقی سات ملزمان پر زیر دفعہ ۱۴۳، ۱۴۷، ۴۴۷ تعزیرات ہند جرم عائد کیا گیا۔ عدالت نے ان سے ضمانت طلب کی لیکن ملزمان نے ضمانت اور مچلکہ دینے سے انکار کر دیا۔ ۲۳ر اکتوبر کو گواہوں پر جرح کی جائے گی۔

غیر ممالک کی خبریں

تھریس پر ترکی قبضہ سے یونان میں ماتم

سیٹیشمین کا لاسلکی پیغام مظہر ہے کہ اتحادی فیصلہ ہے کہ تھریس کا علاقہ ترکوں کو دیدیا جائے۔ ایتھنز میں عالم یاس طاری کردیا ہے۔

ولیعہد یونان تخت پر

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ولیعہد یونان نے تاج و تخت قبول کرلیا۔

سالونیکا کی فوج باغیوں سے جاملی

(ایتھنز ۲۵ ستمبر) سالونیکا کی یونانی فوج باغیوں میں شامل ہوگئی۔

یونانی جنرل باغیوں میں شامل

جو الٹی میٹم باغیوں کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں جنرل بابوس جو حال میں لزبیس کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ باغیوں سے گفتگو کرنے گیا اور کہا کہ وہ ایتھنز پر بڑھ رہے ہیں۔ جنرل اپنی دھمکیوں کو بیکار دیکھ کر انقلاب انگیزوں میں شامل ہوگیا۔

تاوان کمیشن کے صدر کا استعفےٰ

لندن ۲۹ ستمبر۔ موسیو ڈی باسے صدر تاوان کمیشن نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ کیونکہ جرمنی کو مہلت دینے کے متعلق۔ ان کا موسیو پوئنکارے سے اختلاف رائے پیدا ہوگیا ہے۔

"خلیفۃ المسلمین" کا خاندان مالٹا میں

لندن ۲۶ ستمبر۔ قسطنطنیہ سے [illegible] کی شاہزادیاں اور چار شاہزادے جزیرہ مالٹا پہونچ گئے ہیں جنکو انگریزی جہازوں نے نہایت ہی آرام کے ساتھ مالٹا پہونچا دیا۔ کیونکہ ان شاہزادوں کو قسطنطنیہ میں کمالی فوجوں کے قابض ہونے کی صورت میں اپنی جانوں کا خوف تھا۔

"خلیفۃ المسلمین" کی مبارکباد کمال پاشا کو

بیان کیا جاتا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا کو "خلیفۃ المسلمین" نے ان کی فتوحات پر مبارکباد کا برقی پیغام بھیجا تھا جس میں ان کو نہایت ہی کامیاب و نامور جنرل لکھکر خطاب کیا گیا تھا۔ لیکن کمال پاشا نے اس تار کا اعتراف نہیں کیا۔

یونانیوں کے مظالم

لندن ۲۶ ستمبر۔ اوٹامان ریلوے کے جو عدن سے سمرنا کو جاتی ہے۔ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے لارڈ ڈیوڈسنے یونانیوں کے طرز عمل کے خلاف اظہار ملامت کیا۔ جو انہوں نے سمرنا سے پسپا ہوتے وقت شہروں اور گاؤں کو لوٹنے اور قتل عام کرنے میں جاری رکھا۔ اور کہا [illegible] محفوظ ہے۔ مگر بڑی لائن کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔

جرمنی کے ایک قلعہ میں بغاوت

برلن ۲۶ ستمبر۔ [illegible] ستمبر کو مشرقی پرشیا میں ایک قلعہ لبراٹزن میں ایک فوج کی بغاوت کی خبر آئی ہے۔ سرغنہ افسر کو گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بغاوت میں بالشویکوں کا ہاتھ ہے۔ جو وزیر خارجیہ جرمنی راتھینو کے قتل سے اسی کوشش میں ہیں۔

داؤد علیہ السلام کے شہر کی کھدائی

لندن ۲۶ ستمبر (انگلشمین کا خاص تار) حکومت فلسطین نے ان تمام ممالک کو دعوت بھیجی ہے جن کے افراد فلسطین میں نمائندگی کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک زبردست کام میں شرکت کریں۔ جو یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا قدیمی شہر کھود کر باہر نکالا جائے۔

یونان کے شاہی خاندان کا فرار

پایہ تخت یونان پر انقلاب پسندوں کا قبضہ ہوگیا۔ شاہی خاندان بھاگ گیا۔ اور خبر ہے کہ وہ اٹلی جا پہونچا۔ تین سابق یونانی وزیر گرفتار کئے گئے۔ اور یہ کہ ان پر واقعات ایشیائے کوچک (یونانیوں کی شکست اور تباہی) کی ذمہ داری عاید کی گئی ہے۔

قم قلعہ کی تسخیر کی تصدیق

لندن ۲۷ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ترکان احرار نے ایرنکوئی اور قم قلعہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور ایرنکوئی میں توپیں لارہے ہیں۔ لندن کے سیاست دان اغلباً یقین کرتے ہیں۔ کہ یہ بے قاعدہ ترکی فوجیں [illegible] امیر البحر بروک کی معرفت جو مصطفےٰ کمال پاشا کی عرضداشت ارسالی کی گئی ہے۔ اس کے جواب کا انتظار کیا جائے۔

ارنکوئی پر توپیں نصب کردی گئیں

ارنکوئی پر کمالیوں نے کلدار توپیں نصب کردی ہیں۔ اور ترک کارابیغہ کے نزدیک پہنچ گئے ہیں۔

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

لندن ۲۸ ستمبر۔ اگرچہ مشرق قریب کی پیچیدگیوں کا انگلستان کی سطحی زندگی پر بظاہر کوئی اثر نہیں ہوا۔ مگر آثار پائے جاتے ہیں۔ اخبارات میں وہی جنگ کے وقت کی فضا پیدا ہوگئی ہے۔ وہ فوجوں کی روانگی کے نظارے پیش کر رہے ہیں۔ آرمی سروس ہارس ٹرانسپورٹ کے مشرق قریب کو چلے جانے کی وجہ سے بورڈن کیمپ میں شہری فوجیں کام کر رہی ہیں۔ جن افسران کو جنگ پر جانے کا حکم ہوا ہے۔ وقتاً فوقتاً ان کی شادیوں کے بعجلت اعلان ہو رہے ہیں۔ چناق میں کرنل شٹل ورتھ کی فوج کو کافی کمک بھیجی گئی ہے۔ قسطنطنیہ کی برطانی افواج کے کمانڈر میجر جنرل تھامس ہارڈن کو چناق کی کمان دی گئی ہے۔ جنرل ہیرنگٹن قسطنطنیہ میں اتحادی افواج کی کمان کر رہے ہیں۔

ترک پیچھے ہٹ گئے ہیں

لندن۔ یکم اکتوبر۔ ترک ارنکوئی سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

زاغلول پاشا کی رہائی کی درخواست مسترد

جبل الطارق ۲۸ ستمبر۔ سپریم ہائی کورٹ نے مسٹر ہلیارڈ کے [illegible] کی درخواست مسترد کردی ہے۔ جو انہوں نے سعد زاغلول پاشا کی رہائی کے لئے دی تھی۔ عدالت نے البتہ پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دیدی ہے جو غالباً دائر کیجائیگی۔ مسٹر ہلیارڈ نے سوال اٹھایا تھا۔ کہ کس قانون کے تحت زاغلول پاشا کو قید کیا گیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)